

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى (احزاب ۳۳)
اور گھروں میں مٹھری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی



عورت اور پردہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے ، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر

۶

ادارہ مسعودیہ ۶، ای۔ ۵ ، ناظم آباد
کراچی ، پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ

(احزاب، ۳۳)

(اور گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی)

عورت اور پردہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(بین الاقوامی سلسلہ نمبر ۶)

ناشر

ادارہ۔ مسعودیہ، ۲ / ۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

۱۹۹۵- / ۱۴۱۵ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

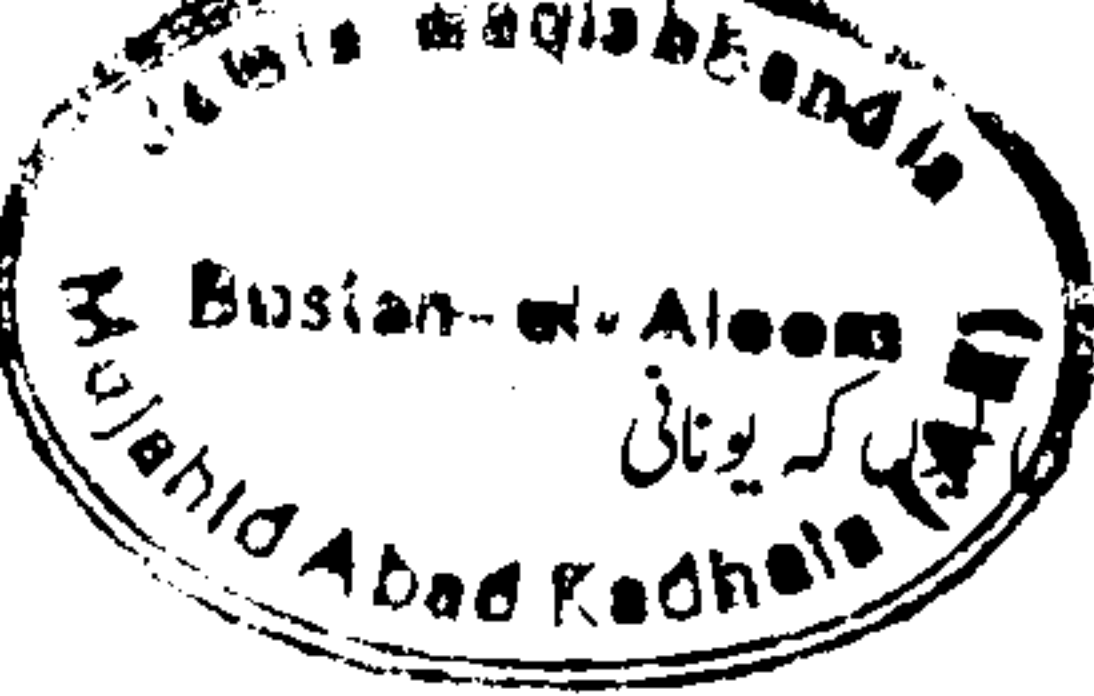
نسائیات کی تاریخ بڑی دردناک اور کربناک ہے، یہ انسانیت کی پیشانی پر بد نما داغ ہے۔ حیف، جس کے آغوش میں انسان نے پرورش پائی، اسی آغوش کو زخمی کیا۔ جس نے بلندیوں پر پہنچایا، اسی کو پستیوں میں ڈالا۔ سر زمین عرب میں ایام جاہلیت میں معاشرے کی نظر میں خواتین کی جو قدر و قیمت تھی اس کا کچھ اندازہ ایک عرب شاعر کے ان خیالات سے ہوتا ہے۔

۱۔ لڑکیوں کو دفن کرنا ہی سب سے بڑی فضیلت ہے (۱)

۲۔ موت عورت کے حق میں عزیز ترین مہمان ہے (۲)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں لڑکیوں کی ولادت مرد کے لیے عذاب جاں تھی۔ جب کوئی مرد یہ خبر سنتا تو اس کا چہرہ مارے غصے کے سیاہ ہو جاتا اور وہ اسی غم میں پیچ و تاب کھاتا (۳) لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے جس کے لئے قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن دفن ہونے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا بتا تجھے کس جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا؟ (۴) یعنی ایسے سفاک باپ کو قیامت کے دن چھوڑا نہیں جاتے گا۔ ایک صحابی نے ایام جاہلیت میں اپنی بیٹی کو زندہ دفن کرنے کا دردناک واقعہ سنایا تو وہ خود بھی روتے اور سر کا ردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روتے رہے۔

ہندوستان کا حال عرب سے بھی بدتر تھا، یہاں مرنے والے شوہروں کے ساتھ ان کی زندہ بیویاں جلائی جاتی تھیں، اس رسم کو "ستی" کے نام سے پکارا جاتا تھا فرانس کے مشہور مؤرخ ڈاکٹر گستاولی بان نے لکھا ہے۔



_____ "یہ رسم ہندوستان میں عام ہو چلی ہے" _____
مؤرخوں نے اس کا ذکر کیا ہے " (۵)

ابن بطوطہ (م۔ ۷۷۹ھ / ۱۳۷۸ء) جب ہندوستان آیا تو اس نے یہ وحشت ناک منظر خود دیکھے جس کا اپنے سفر نامہ میں ذکر کیا ہے (۶) _____ ایسا ہی ایک منظر دیکھتے دیکھتے وہ بے ہوش ہو کر گھوڑے سے زمین پر گرنے لگا تو لوگوں نے سنبھالا (۷) _____ ۱۸۳۹ء میں لارڈ بینٹنک نے سستی ہونے یا سستی میں مدد دینے کو جرم قرار دیا۔ پھر بھی ماضی قریب میں ہندوستان میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس میں شوہر کی لاش کے ساتھ اس کی زندہ بیوہ کو پھونک دیا گیا۔ یہ خبر ساری دنیا میں حیرت سے سنی گئی _____

یورپ بھی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں رہا، وہاں ۱۴۹۴ء اور ۲۲-۱۵۲۱ء میں جادوگری کے الزام میں سینکڑوں عورتوں اور بچوں کو ذبح کر دیا گیا (۸) _____ بقول ڈاکٹر اسپرنگر عیسائی دنیا میں ۹۰ ہزار عورتوں کو مختلف نامعقول الزامات میں زندہ جلا دیا گیا (۹) _____ آج کل بوسنیا میں مسلمان عورتوں کے ساتھ نصاریٰ جو سفاکانہ سلوک کر رہے ہیں، سن سن کر روح انسانیت کانپ رہی ہے _____ امریکہ جس کا شمار ترقی یافتہ براعظم میں کیا جاتا ہے وہاں عورتوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے، شاید تاریخ کے کسی دور میں ایسا سلوک نہیں کیا گیا ہو گا _____ ہر پانچ منٹ کے بعد ایک عورت کا دامن عصمت تار تار کھینچا جاتا ہے یعنی چوبیس گھنٹے میں عصمت دری کے ۲۸۸ حادثات رونما ہوتے ہیں _____ آپ خود اپنے ضمیر سے پوچھیں یہ جنت ہے یا تہنم؟ _____ مختلف جرائم کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، چوبیس گھنٹے میں اٹھارہ سو جرائم کا ارتکاب کیا جاتا ہے (۱۰) _____ انا

لہ وانا الیہ راجعون!

اسلام نے عورت پر بڑا کرم فرمایا اور اس کو پستیوں سے بلندیوں پر پہنچایا _____ اور ایسا رؤف و رحیم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث فرمایا جس نے دنیا کی چیزوں میں خوشبو اور عورت کو پسند فرمایا _____ روسی فلسفی ٹالسٹائی (م ۱۹۱۰ء) نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اظہار خیال کرتے ہوئے یہ حدیث پیش کی ہے:-

”دنیا کی چیزیں صرف مال و متاع ہیں اور دنیا کی اچھی متاع نیک عورت ہے“ (۱۱)

_____ آپ نے عورتوں پر جو کرم فرمایا وہ تاریخ انسانیت میں سنہری حروف سے لکھا جائیگا _____ چند اقوال اور واقعات ملاحظہ ہوں:-

(۱) ایک صحابی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ سب سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے“ _____ فرمایا، ”تیری ماں کا“ _____ یہ سوال تین مرتبہ کیا گیا، آپ نے ہی فرمایا، ”تیری ماں کا“ _____ پھر چوتھی مرتبہ عرض کیا ”سب سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے؟“ _____ تو فرمایا، ”تیرے باپ کا“ (۱۲)

آپ نے ملاحظہ فرمایا _____ اسلام کی نظر میں ”ماں“ کی کتنی قدر و عزت ہے۔

(۲) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد (م۔ ۱۱۱ھ / ۶۳۲ء) کا جب انتقال ہوا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر شریف ان کے کفن کے لئے عطا فرمائی _____ اور جب لحد کھودی گئی تو آپ نے لحد میں اتر کر اپنے دست مبارک سے بغلی قبر کھودی اور مٹی باہر نکالی اور پھر خود لیٹ کر دیکھا (۱۳) _____ اللہ اکبر

! اس قبر شریف کی منزلت کا کیا کہنا! افسوس صد افسوس جنت البقیع شریف میں اس قبر شریف کے چاروں طرف بلند دیواریں چن دی گئی ہیں، شاید اس لئے کہ عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی زیارت سے محروم رہیں۔

(۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۶۳ھ / ۶۸۲ء) بیوہ ہو گئیں، آپ کے ساتھ یتیم بچے بھی تھے۔ پریشانی کا عالم، کوئی یار و مددگار نہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے پیغام بھیجا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا چونکہ عیالدار تھیں، خیال آیا کہ شاید سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کا بوجھ محسوس کریں، آپ نے عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا، ”عیال دار ہوں، یتیم بچے میرے ساتھ ہیں“۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب عنایت فرمایا وہ ان مردوں کے لئے عبرت و نصیحت ہے جو عیالدار بیوہ عورتوں کا بوجھ اٹھانے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ”تمہاری عیال، اللہ اور اس کے رسول کی عیال ہے“ (۱۴) اللہ اکبر!

(۴) آپ کی رضاعی بہن شیمابنت حارث حالت کفر میں ایک جہاد میں قید ہو کر آئیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی گئیں تو آپ پہچان گئے اور اپنی چادر شریف پر بٹھایا، فرمایا، ”اگر تم میرے پاس رہنا چاہتی ہو تو میرے پاس رہو، اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو“۔ شیمانے عرض کیا کہ ”اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہوں“۔ آپ نے بہت سے اونٹ اور بکریاں دے کر اعزاز و اکرام سے

روانہ کیا (۱۵)

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خواتین پر کتنے مہربان تھے؟ _____ عورتوں پر آپ کا یہی کرم تھا کہ جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو خواتین اور بچیاں استقبال کے لئے باہر آگئیں اور خوشی کے ترانے گانے لگیں _____ مدینہ منورہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل قیام سے ان کو کتنی خوشی تھی، اس کا اندازہ اس شعر سے لگایا جاسکتا ہے۔

نحن جوارین من بنی نجار
یا حبذا محمد من جار (۱۶)

(ہم بنو نجار کی بیٹیاں ہیں، کس قدر خوش نصیب ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پڑوسی ہیں _____)

جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے پردہ فرما رہے تھے تو خدمتِ اقدس میں خواتین ہی موجود تھیں۔ غم و الم کا عالم تھا، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۵۰ / ۶۰) فرما رہی تھیں "اے اللہ آپ کی ساری تکلیفیں مجھ کو عطا فرما دے" _____ محبت بھری اس دعا کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے تھے _____ فرمایا "صفیہ نے سچ کہا" _____ آپ نے وصیت فرمائی کہ جب جسدا طہر پر مرد صلوٰۃ و سلام پڑھ چکیں تو عورتوں سے کہنا کہ وہ قطار در قطار آکر صلوٰۃ و سلام پیش کریں (۱۷) سبحان اللہ! کیسا کرم فرمایا کہ دنیا سے پردہ فرماتے وقت بھی یاد رکھا _____ یہ تمام حقائق خواتین کے لئے باعثِ صدا افتخار ہیں، وہ جتنا فخر کریں کم ہے _____

کسی دوسری مذہبی کتاب میں خواتین کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی جتنی اہمیت قرآن حکیم نے دی ہے سورۃ مریم، حضرت مریم علیہا السلام کے نام سے

معنوں کی گنتی _____ سورہ بقرہ، سورہ تحریم، سورہ نور وغیرہ میں خواتین کے لئے بہت سے احکام و مسائل ہیں _____ پھر اہم خواتین کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے مثلاً حضرت حوا علیہا السلام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ازواج مطہرات، حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیاں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور ہمشیرہ، حضرت یوسف علیہ السلام کی زوجہ مکرّمہ، حضرت مریم علیہا السلام، ملکہ فرعون، ملکہ سبا اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کے ازدواجی تعلق کو اتنا مقدس بنایا کہ اس کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ^(۱۸) _____ اور اس کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ انسان سکون و چین حاصل کرے اور اس تعلق کو محبت و مہربانی کا تعلق قرار دیا جس میں ہوس پرستی کا شائبہ تک نہیں _____ اسلام کا یہ تصور کہیں نہیں ملتا جبکہ جرمن فلاسفرنٹش نے تو یہاں تک لکھا ہے:-

”عورت کا مقصد حیات صرف یہ ہے کہ وہ مرد کی قید میں رہے

اور اس کی خدمت کرتی رہے“ ^(۱۹)

روس کا مشہور فلسفی کاؤنٹ لیو ٹالسٹائی (م۔ ۱۹۱۰ء) بھی خواتین کے متعلق اچھی رائے نہ رکھتا تھا۔ اس نے اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنی رائے کا اس طرح اظہار کیا ہے:-

”مرد کا فرض ہے کہ عورت سے اچھا سلوک کرے اور اسکی باگ

ڈھیلی نہ چھوڑے بلکہ اسے گھر میں بند رکھے کیوں کہ گھر عورت

کی آزادی کے لئے کافی ہے“ ^(۲۰)

نکاح جیسے مقدس رشتے کے بارے میں بھی ٹالسٹائی کی رائے اچھی نہیں۔ شاید اس لئے

کہ اس تجربے میں وہ ناکام و نامراد رہا، وہ لکھتا ہے:-
 ”ہمارے زمانے میں نکاح محض ایک دھوکہ اور فریب ہو گیا
 ہے۔ ہم اس کو محض نفسانی خواہش پورا ہونے کا وسیلہ
 جانتے ہیں“ (۲۱)

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو بڑی رعایتیں دی ہیں اور رنج و مصیبت میں ان کا پاس و
 لحاظ رکھا ہے۔ مثلاً مطلقہ عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ عدت پوری ہونے
 تک اس کا خاوند اس کو راحت و آرام سے اپنے گھر میں رکھے، اس پر تنگی نہ
 کرے، اگر وہ حاملہ ہے تو پھر حمل کی مدت پوری ہونے تک اس کا سارا خرچہ
 برداشت کرے اور اس کی آسائش و آرام کا پورا پورا خیال رکھے۔ بچہ کی
 ولادت کے بعد اگر مطلقہ بیوی دو سال اس کو دودھ پلاتی ہے تو دو سال کی اجرت بھی ادا
 کرے (۲۲) شاید یہ باتیں عجیب لگیں مگر یہ سب کچھ قرآن کریم میں
 ہے، ہم خواتین کو بتاتے نہیں، اپنے حقوق خوب یاد رکھتے ہیں۔ خواتین کو
 احکام شریعت کی پیروی کرتے ہوئے کسب معاش کی اجازت ہے، قرآن کریم میں
 ارشاد ہوا کہ مرد کی کمائی میں سے مرد کا حصہ ہے اور عورت کی کمائی میں سے عورت کا
 حصہ ہے (۲۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب
 بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۲۰ / ۶۴۰) اپنے ہاتھ سے چمڑے کو دباغت
 دیتیں، فروخت کر کے جو رقم آتی غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتیں (۲۴)
 اللہ تعالیٰ نے گھروں میں رہنے والی شریف خواتین کی عزت نفس کی حفاظت کے
 لئے مردوں کو بغیر اجازت لئے گھر کے اندر داخل ہونے سے منع فرمایا (۲۵) اگر
 کسی خاتون سے بات کرنی ہے تو ادب یہ سکھایا کہ پردے کے پیچھے سے بات کی
 جائے (۲۶) اگر کوئی دعوت پر بلائے اور گھر میں خواتین بھی موجود ہوں تو

کھانے کے بعد خواہ مخواہ باتوں میں مصروف نہ ہوں بلکہ کھاپنی کر چلے آئیں (۲۷)
 حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل یہ سارے آداب ہم کو مل گئے، اب
 یہ ہماری بد نصیبی کہ ہم عمل نہیں کرتے

اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا، اس سے زیادہ کون ہمارے احوال سے واقف ہو گا؟
 ہماری بھلائی اور برائی کا اس سے زیادہ کس کو علم ہو گا؟ ہم کو جن
 باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور جن سے روکا گیا، وہ صرف اور صرف ہماری بھلائی کے لئے
 اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، ذرا سوچیں تو سہی بندوں سے اس کو کیا غرض ہو گی؟
 وہ ہمارے فائدے کے لئے ہم کو حکم دیتا ہے۔ پردے کے
 بارے میں خواتین کو جو حکم دیا گیا وہ انہیں کے فائدے کے لئے ہے اگر وہ سوچیں اور
 غور و فکر کریں۔ سورہ نور اور سورہ احزاب میں خواتین کے پردے سے
 متعلق جن آداب کا ذکر کیا گیا وہ ہماری توجہ کے مستحق ہیں، توجہ فرمائیں۔

(۱) اپنے اپنے گھروں میں رہیں، دور جاہلیت کی طرح بے پردہ نہ پھریں (۲۸)
 (۲) دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالی رہیں اور غیر مردوں کو اپنا سنگھار نہ دکھائیں (۲۹)
 (۳) ہاں ان رشتہ داروں پر چھپا سنگھار ظاہر ہو جائے تو حرج نہیں مثلاً خاوند،
 باپ (دادا پر دادا)، سسر، بیٹے، بھانجے، بھتیجے، بہت ہی بوڑھے اور نابالغ
 ملازم اور نو عمر لڑکے (۳۰)

(۴) خواتین بوقت ضرورت باہر نکلیں تو چادر کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال لیں تا
 کہ پہچانی جائیں (کہ شریف ہیں) اور شرارت کرنے والے چھیڑ چھاڑ نہ
 کریں (۳۱)

(۵) مسلمان مردوں کو حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (۳۲)

(۶) مسلمان عورتوں کو بھی حکم دیا جاتے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (۳۳)
 آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآن حکیم ہم سے کس شرم و حیا اور غیرت و حمیت کا
 تقاضا کرتا ہے _____ روسی فلسفی ٹالسٹائی نے بھی سچ بن کر، خوشبو لگا کر عورت
 کے باہر نکلنے سے متعلق یہ حدیث پیش کی ہے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
 ارشاد فرماتے ہیں:-

”جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلی پھر اس غرض سے لوگوں
 کے پاس سے گزری کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں، وہ زانیہ ہے
 اور جنھوں نے اسے دیکھا ان میں سے ایک ایک کی آنکھ زانیہ
 ہے“ (۳۴)

موجودہ صورت حال دل درد مند کے لئے تشویش ناک ہے، جس سے گھر میں رہنے
 اور پردہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا، وہ بے پردہ گھر سے باہر ہے _____ اور جس سے
 دروازہ کھلا رکھنے اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کے لئے کہا گیا تھا، وہ بند دروازوں
 اور سخت پردوں میں ہے _____ اسلامی معاشرے کے ہر حاکم و افسر کو ہدایت کی گئی
 تھی وہ دروازہ کھلا رکھے، پہرے نہ لگائے _____ مگر یہاں تو رسائی بھی بہت
 مشکل ہے اور کبھی کبھی ناممکن بھی ہو جاتی ہے _____ خواتین کے آداب مردوں
 نے اپنالئے، اے کاش! ہم عقل سلیم سے کام لیتے!

قرآن حکیم میں پردے کے متعلق جو کچھ ہدایات دی گئیں، حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م- ۵۸ / ۶۷۷) نے اس پر عمل کر کے بہترین نمونہ پیش
 کیا _____ ازواج مطہرات میں علم و دانش میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا _____
 تاریخ و حدیث سے ہمیں ان واقعات کا علم ہوتا ہے:-

۱- ایک مرتبہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک دوپٹہ

اور اڑھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔
 آپ نے ان کا دوپٹہ چاک کر دیا اور فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں کیا فرمایا ہے؟“
 اس تنبیہ کے بعد دبیز کپڑے کی چادر منگوا کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
 کو عنایت فرمائی (۳۵)

۲۔ ایک مرتبہ کسی کے ہاں آپ کا جانا ہوا، صاحب خانہ کی دو جوان لڑکیاں بغیر
 چادر، باریک دوپٹہ اور اڑھے نماز پڑھ رہی تھیں، آپ نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ دبیز
 کپڑے کی چادر اور اڑھ کر نماز پڑھی جائے (۳۶)

۳۔ ایک مرتبہ ابن اسحاق نابینا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر
 ہوئے، آپ پردے میں ہو گئیں _____ ابن اسحاق نے عرض کیا کہ میں تو نابینا
 ہوں، آپ نے پردہ کیوں فرمایا، _____ فرمایا، میں تو بینا ہوں، دیکھ رہی ہوں (۳۷)

۴۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خواتین مسجد نبوی شریف
 میں حاضر ہوتیں اور عیدین کے لئے بھی حاضر ہوتیں مگر نامساعد حالات کی وجہ سے عہد
 فاروقی میں خواتین پر پابندی لگادی گئی اور انہوں نے مسجد نبوی شریف میں آنا بند
 کر دیا _____ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ (م۔ ۲۳ھ / ۴۔ ۶۴۳۔) کے اس عمل کی تائید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

”اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا کہ خواتین کی حالت
 یہ ہو گئی ہے تو آپ ان کو مسجد میں آنے سے اس طرح روکتے
 جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا“ (۳۸)

مندرجہ بالا واقعات سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 خواتین سے کیا توقع رکھتی ہیں اور کیا چاہتی ہیں _____ اسلام جہاں جہاں پھیلا
 _____ ایشیا میں، افریقہ میں، یورپ میں _____ ساتھ ساتھ پردہ بھی پھیلتا چلا گیا۔

یہ ہمیشہ اسلامی شعائر میں ایک عظیم شعار شمار کیا گیا _____ انتہائی عروج کے زمانے میں جبکہ اسلامی سلطنت تین براعظموں پر پھیلی ہوئی تھی، پردہ مسلم اور غیر مسلم خواتین کے درمیان ایک نشان اعلیٰ بنا رہا _____ بلکہ غیر مسلم حکومتوں میں بھی یہ امتیاز قائم رہا _____

۱۹۱۴ء سے قبل روس میں مسلم خواتین پردے میں رہتیں، قرآن کریم حفظ کرتیں، وہاں حفظ قرآن کا عورتوں اور مردوں میں عام رواج تھا _____ (اخبار المؤید، مصر، ۱۵ اگست ۱۹۰۲ء) _____ روس کی مسلم خواتین مدارس بھی قائم کرتیں، ایک روسی خاتون صفیہ علیہ خانم نے اپنے خرچ سے ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا تھا _____ الغرض ماضی میں اسلامی معاشرے میں جو کچھ ترقی ہوتی، پردے میں رہ کر ہی ہوتی، حد تو یہ ہے کہ خواتین جہاد میں شریک ہوتیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں، کبھی خود جہاد میں حصہ لیتیں، یہ سب کچھ حیا کے ساتھ، پردہ میں رہ کر ہی کیا جاتا _____ دور جدید میں جہاں اسلامی انقلاب آیا، یا اسلام کے نام پر انقلاب آیا، وہاں پہلی بات یہ دیکھی گئی کہ بے پردہ عورتیں، پردہ دار ہو گئیں اور ان کی ہیبت دشمنان اسلام کے دلوں میں ایسی بیٹھی کہ وہ خوف زدہ ہو گئے _____ جدید معاشرے کی بے پردگی نے اسلامی معاشرے کو کچھ نہ دیا اور نہ تاریخ میں کسی باب کا اضافہ کیا _____ یہ درد مند خواتین کے لئے سوچنے کی بات ہے _____ اگر بے پردگی ترقی کی ضامن ہوتی تو آج سارے عالم میں ہم اس طرح رسوا نہ ہوتے _____ مشہور مؤرخ آرنلڈ ٹومبی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انسانی معاشروں کی تباہی میں عورت کی آزارہ روی اور بے پردگی کو بڑا دخل ہے _____ مؤرخ موصوف نے عالمی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد اس راتے کا اظہار کیا ہے اس لئے اس کو کسی تعصب یا تنگ دلی پر محمول نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ اس

تاریخی حقیقت پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنا چاہیے _____ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے معاشرے کی بنیاد پاکیزگی پر رکھی ہے _____ ہمہ گیر پاکیزگی _____ زندگی کے ہر شعبے کی پاکیزگی _____ مغربی سازشیوں نے اسلام کی ہر معقول بات کو نامعقول بنا کر دکھایا _____ اور اپنی ہر نامعقول بات کو معقول بنا کر دکھایا ایسا پروپیگنڈا کیا کہ عقلیں ماؤف ہو گئیں اور آنکھیں پٹ ہو گئیں _____ اسلام نے خواتین پر بے شمار احسانات کئے مگر ایک پردے کی معقول ہدایت (جو خواتین ہی کی عصمت و عفت اور حسن و جمال کی حفاظت کی ضامن ہے) بعض خواتین کو اچھی نہیں معلوم ہوتی، دشمنان اسلام نے اس کی اچھائیوں کو چھپایا اور نام نہاد برائیوں کو اچھالا _____ اس طرح خواتین کے ذہنوں کو پراگندہ کر کے اسلام کی سچائی سے ان کو دور کر دیا _____ ذرا غور کریں، خواتین کی بے پردگی نے جسمانی آرائش و زیبائش کا راستہ کھولا، پھر اس نے بے حیائی کی صورت اختیار کی اور بے حیائی نے عریانی اور بد کرداری کا دروازہ کھول دیا _____ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اب یورپ و امریکہ انسانوں کی سر زمین نظر نہیں آتے، حیوانوں اور درندوں کے جھگڑا معلوم ہوتے ہیں _____ اس بے حیائی کے جو نتائج سامنے آتے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

- ۱- خواتین کا غیر محفوظ ہونا _____
- ۲- خواتین کے اغواء اور زنا کی وارداتیں عام ہونا _____
- ۳- خواتین میں جذبہ امومت کا مرجانا _____
- ۴- بد نگاہی اور پراگندہ خیالی عام ہونا _____
- ۵- مردوں کا جنسی امراض میں مبتلا ہونا _____
- ۶- عورت کے تقدس کا پامال ہونا _____

- ۴ - قرآن حکیم، سورہ تکویر، آیت ۸، ۹
- ۵ - ڈاکٹر گستاڈلی بان، تمدن ہند (ترجمہ اردو سید علی بلگرامی)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۲۳۸
- ۶ - ابو عبد اللہ ابن بطوطہ، سفر نامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو، رئیس احمد جعفری)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، ص ۵
- ۷ - ابو عبد اللہ ابن بطوطہ، سفر نامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو، رئیس احمد جعفری)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، ص ۳۶، ۳۷
- ۸ - نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۱
- ۹ - نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۱
- ۱۰ - اخبار جنگ (کراچی)، شماره ۵ مئی ۱۹۹۳ء
- ۱۱ - ناسنائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۴۵
- ۱۲ - بخاری و مسلم شریف متفق علیہ
- ۱۳ - ابوالنصر منظور احمد شاہ، مدینۃ الرسول، مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۲ء، بحوالہ خلاصۃ الوفا، ص ۲۹۳
- ۱۴ - ابوالنصر منظور احمد شاہ، مدینۃ الرسول، بحوالہ زرقانی، ج ۲، ص ۲۸۲، اور مدارج النبوة، ج ۲، ص ۸۱۵
- ۱۵ - ایضاً، بحوالہ سیرت حلبیہ، ج ۱، ص ۱۴۸
- ۱۶ - ایضاً، بحوالہ خلاصۃ الوفا، ص ۱۳۶
- ۱۷ - شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوة، ج ۲، ص ۴۴۰
- ۱۸ - قرآن حکیم، سورہ روم، آیت نمبر ۲۱
- ۱۹ - نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۴
- ۲۰ - ناسنائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو محمد فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۵۴
- ۲۱ - ناسنائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو محمد فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۵۴
- ۲۲ - قرآن حکیم، سورہ طلاق، آیت نمبر ۶
- ۲۳ - قرآن حکیم، سورہ نساء، آیت نمبر ۳۲
- ۲۴ - ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ج ۲، ص ۶۰۲
- ۲۵ - قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، و سورہ نور، آیت نمبر ۲۷
- ۲۶ - قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، و سورہ نور، آیت نمبر ۲۷
- ۲۷ - قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳
- ۲۸ - قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۳۳
- ۲۹ - قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱
- ۳۰ - قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱

- ۳۱ - قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۹
- ۳۲ - قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۰
- ۳۳ - قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱
- ۳۴ - نالسنای، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۴۴
- ۳۵ - ابو عبد اللہ محمد بن سعد زہری، طبقات ابن سعد، ج ۸، ص ۵۰
- ۳۶ - احمد بن حنبل شیبانی، المسند، ج ۶، ص ۷۶
- ۳۷ - طبقات ابن سعد، ج ۸، ص ۴۹
- ۳۸ - نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۵۸
- ۳۹ - مولانا محمد مالک کاندھلوی، پردہ اور مسلمان خاتون، مطبوعہ کراچی، ص ۱۵



